سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

بحیثیت زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم



مصنفہ
مریم خنساء

نظر ثانی
ام عبد منیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

بحیثیت زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمۃ

مریم خنسار رحمہا اللہ

ناشر

دار الکتب السلفیۃ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور

Ph.: 042-7237184, 7230271 Fax: 042-7227981

اہتمام ——— محمد عبد منیب

ناشر ——— مشربہ علم وحکمت

قیمت ——— 28:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت
0321-4609092
0300-4270553
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

ڈسٹری بیوٹر دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

البلاغ

لاہور
لوئر گراؤنڈ فلور لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3.0300-8880450
6GL غزنی ٹاور بالمقابل چیمبر ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

اسلام آباد
شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420 0300-5205050
عدنان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7.0300-5205060

فہرست

☆☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

سخنِ وضاحت

زیرِ نظر کتابچہ ...... سیرتِ اُمُّ المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ......
حیاتِ رسولِ کریم ﷺ کا وہ روشن باب ہے جو قبلِ نبوت آپ ﷺ کی زوجیت کے ان تمام اوصاف کو لے کر وا ہوا جو موّدت، محبت، رفاقت، رحمت، پاسِ ادب، حفظِ ناموسِ زوج، ہمدردی، ایثار اور وفا کا مظہر ہے۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صاحبِ نبوّت ﷺ کے عقد مبارک میں آنے سے قبل ہی طاہرہ کا لقب ...... اپنی عفت، حیا، خیر، نیک نفسی اور دیگر نسوانی اوصاف کی بنا پر حاصل کر چکی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے صادق و امین کی رفاقت کے اعزاز سے طاہرہ کو نوازا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ذاتِ والا صفات ایک مثالی بیوی اور بہترین رفیقہ حیات کے حوالے سے امتِ مسلمہ کی تمام خواتین کے لیے اسی طرح راہنما ہیں جس طرح رسولِ کریم ﷺ کی سیرت ہر مسلمان کے لیے بیوی کے حسن و قبح سے شوہر

اور شوہر کے حُسن و قبح سے بیوی سے زیادہ کون واقف ہو سکتا ہے۔

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سب سے پہلے ایمان کی نعمت حاصل کرنے کے لیے دعوتِ رسالت پر لبیک کہہ کر...... اس امر پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی کہ رسول اللہ ﷺ اپنی چالیس سالہ زندگی کے انفرادی اور اجتماعی معاملات میں عدل واحسان کی خوبیوں سے متصّف تھے۔ پھر طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عملی طور پر وفائے ایمان...... اور وفائے رفاقتِ رسولؐ ﷺ کی راہ میں جان، جسم اور مال کی تمام پونجی محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر نچھاور کر دی۔

آپ ﷺ ان کے حسنِ رفاقت کا ہمیشہ اعتراف و اقرار کرتے رہے۔ جب قربانی کرتے تو خدیجہ طاہرہ جنت آباد کی سہیلیوں کے گھر اس لیے گوشت پہنچاتے کہ محبوب کی دوستی بھی اس قابل ہے کہ اس کا حقِ محبت ادا کیا جائے۔

عربی زبان کے ممتاز ادیب محمد موفق سلیمہ نے اس کتابچہ کو لکھا، چونکہ یہ کتابچہ ان کی سیرتِ نبی ﷺ پر لکھی ہوئی کتاب کے ہی تسلسل کا ایک حصہ ہے اس لیے اس میں حیاتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کچھ گوشے تشنہ رہ گئے ہیں چونکہ مصنف انہیں سیرت النبی ﷺ میں ذکر کر چکے ہیں۔ عکسِ حیاتِ خدیجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے راقمہ نے اس کے آغاز میں چند بنیادی معلومات مہیا کر دی ہیں تا کہ قارئینِ کرام اس حوالے سے تشنگی محسوس نہ کریں۔

زیرِ نظر حصہ میں انہوں نے ان کی سیرت بحیثیت زوجۃ النبی ﷺ کے بیان پر ہی اکتفا کی ہے۔ یہ کتابچہ محترم حافظ احمد شاکر مدیر '' الاعتصام '' سعودیہ سے مریم خنساء کے لیے اس وقت لائے جب اس کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ عزیزم ھناد شاکر سے عقد کے بعد وہ انہی محترم کی بیٹی بنی۔ مریم نے اس کا ترجمہ کیا اور اس کی اصلاح اس کے والد محمد مسعود عبدہٗ (غفر اللّٰہ لہ وارحمۃ) نے کی، جب کہ اشاعت کا اہتمام عزیزم ھنّاد شاکر کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی قبول فرمائے۔ آمین!

والسّلام

اُم عبدِ منیب

محرم، ۱۴۲۳ھ

عکسِ حیاتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

والد کا نام خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی فاطمہ بنت زائدہ کی قابل صد احترام بیٹی مکہ مکرمہ کے مایہ ناز خاندان قریش کی شاخ بنو اسد سے تعلق .....

پہلا نکاح عتیق بن عائذ مخزومی سے ہوا۔ جلد ہی یہ انتقال کر گئے۔ دوسرا نکاح ابو ہالہ ہند بن عیاش تمیمی سے ہوا لیکن کاتب قدرت اس سیدہ طاہرہ کے لیے جو فیصلہ کرنے والا تھا وہ فقید المثال بھی تھا اور دنیا و عقبیٰ کی خیر و برکت کا مظہر بھی ہند بن عیاش تمیمی کی زندگی بھی جواب دے گئی۔

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے والد کی راست گفتار، معاملہ فہم، باصلاحیت،

باحیا اور بااخلاق بیٹی تھی۔ والد کے تجارتی کاروبار کو انہوں نے جاری رکھا۔ حصہ داروں اور غلاموں کے ذریعے ان کی سرمایہ کاری ترقی پر تھی، جسے بالآخر رحمۃ العالمین ﷺ کی نبوی تدبیر وفراست اور امانت ودیانت نے مزید وسیع کر دیا۔ یہ وہ مبارک سرمایہ تھا، بعدازاں جس کی پائی پائی دعوتِ حق کی تبلیغ وتعلیم میں کام آئی۔

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے ہالہ، طاہر اور ہند کی صورت سابقہ تزوتج میں اولاد دی۔ تینوں اسلام کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز ہوئے اور صحابہ کی مقدّس جماعت میں ان کا نام شامل ہوگیا۔ آپؓ کی ایک بہن ہالہ جو رسول اللہ ﷺ کے داماد اکبر اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہرِ محترم کی والدہ مکرمہ تھیں۔ دوسری بہن رقیہ کی بیٹی امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی مشہور صحابیہ ہیں۔ آپ ﷺ کے بھائی عوام تھے جو کب کے وفات پا چکے تھے۔ ان کے ایک بیٹے زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکے از عشرہ مبشرّہ ...... اور رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند تھے اور دوسرے سائب بن العوام بھی ام المومنین کے بھتیجے اور صحابیِ رسول ﷺ تھے۔

معلّمِ کتاب وحکمت، سراجِ منیر نبی ﷺ کی رفاقت میں اس دنیا میں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی حیاتِ مستعار کے ۲۵ سال گزارے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے رسولِ اطہر ﷺ کی دائمی رفاقت کا مقدمہِ سعید بنا دیا۔

شعب ابی طالب کے پُر صعوبت ایام کے بعد جب آپؓ کی وفات ہوئی تو مکہ مکرمہ دارالامن کے وسیع قبرستان جنت المعلیٰ کو ان کے جسدِ خاکی کی امانت کو اپنے سینے میں چھپانے کا شرف حاصل ہوا۔

رضی اللہ عنہا

(بقلم اُمِ عبدِ منیب)

نشانِ راہ

عزیز قارئین! سیرتِ طیبہ کے اس مجموعہ کی ابتدا نبی کریم ﷺ کی عمر کے پچیسویں سال سے ہوتی ہے جس میں آپ ﷺ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئے، آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا ہر پہلو ہی اس لائق ہے کہ ہر چھوٹا بڑا اس سے واقف ہو۔

چنانچہ سابقہ مجموعے "قصص السیّرۃ" میں ہم نے ان کی پیدائش سے لے کر دنیا کو وداع کہہ کر رفیقِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ سے ملاقات تک کے دور کو پڑھا اور سمجھا تھا۔ اب آپ کے ہاتھوں میں سیرت ہی کے ایک نئے سلسلے کا پہلا حصہ ہے، مقصد اس کا بھی وہی ہے، یعنی رسولِ عظیم ﷺ کی سیرت سے واقفیت۔ لیکن ان کی قابلِ صد احترام ازواج کی زندگی کے آئینے میں، جن کی اعلیٰ قدر و

منزلت کی بنا پر قرآنِ مجید نے انہیں مومنوں کی مائیں قرار دیا۔

ہر حصے میں ان میں سے ہم ایک کے واقعات کے ساتھ چند لمحات گزاریں گے تاکہ ہم سمجھ سکیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایسی نیک اور مومن خواتین کی رفاقت عطا کرنا نبی کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے ایک عظیم احسان کیسے تھا؟

انہوں نے اپنے محترم خاوند کی قدر دانی کیسے کی اور اسلام کا پیغام پھیلانے کے عظیم فریضے کی ادائیگی میں کیسے تعاون کیا؟

امین محورِ احترام:

رسولِ کریم ﷺ نے اپنا بچپن مکّہ معظّمہ میں گزارا۔ قوم کے ہر چھوٹے بڑے کے دل میں آپ ﷺ کی شخصیت نے گھر کرلیا۔ مکّہ معظّمہ ہی میں ان کی روشن ذکاوت پروان چڑھی۔ ان کی عقل وشعور کے جوہر کھلے اور ان کی درخشاں فہم وذکا کے پہلو اجاگر ہوتے گئے۔ ان کے ساتھ معاملات نے قوم پر یہ ثابت کردیا کہ یہ نوجوان اپنے اعلیٰ وارفع اخلاق میں بے مثل ہے۔

یقیناً ان کے بارے میں قوم کی رائے خدیجہ بنتِ خویلد تک بھی پہنچی ہوگی،

وہ ایک عظیم تاجر تھیں۔ ان کی صداقت کے عملی تجربے نے انہیں بے حد متاثر کیا۔

ہوا یوں کہ انہوں نے تجارت کے سلسلے میں آپ ﷺ کو شام کی طرف روانہ کیا۔ اپنی معروف ومشہور عقل وفہم ...... حکمت ...... اور احساسِ امانت کے عظیم اخلاق کے مطابق آپ ﷺ نے وہاں تجارت کی۔

یہ کیسے ممکن تھا کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کی خبر نہ ہوتی؟ نبی ﷺ لوٹے تو ان کے ہمراہ ڈھیروں منافع تھا۔ اس سے پہلے اتنا منافع کبھی نہ ہوا تھا، ان کی لائی ہوئی اشیاء پہلے لانے والوں کی اشیاء سے نفاست میں کہیں زیادہ اعلیٰ معیار کی تھیں۔

اس حسنِ کارکردگی نے انہیں بے حد مسرور اور خوش کیا، اس اعلیٰ وارفع شریفانہ اخلاق اور امانت کے عملی مظاہرے نے اس شخصیت کے لیے ان کا دل تعظیم وتکریم پر مبنی جذبات سے مملو کر دیا۔

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تمنا کی کہ کیوں نہ وہ شخصیت محمد ﷺ ہی کی ہو۔ جن کے سپرد وہ اپنے تمام امور کریں۔ اپنے معاملات میں ان سے مشورہ

لیا کریں۔ اس امین اور پاکیزہ شخصیت کی زوجہ بننا بھی انہیں بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اس کے بعد محمد ﷺ کے بارے میں ان کی معلومات میں جیسے جیسے اضافہ ہوتا گیا۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ان سے آنے والے دنوں میں بہت بڑی بڑی توقعات وابستہ ہوتی گئیں۔ انہوں نے اپنے چچا ورقہ بن نوفل سے سنا تھا کہ اس امّت میں ایک نبی مبعوث ہونے والے ہیں۔ ان کی قوم بلا شبہ اس کا استحقاق سب سے زیادہ رکھتی ہے لیکن کیا محمد ﷺ ان کی زوجیت پر رضامند ہو جائیں گے۔

وہ خوبصورت، عالی نسب اور عظیم اخلاق کے حامل ..... نوجوان ہیں۔ کیا وہ اس صورت میں انہیں پسند کر لیں گے کہ وہ اس سے عمر میں بڑی اور ایک بیٹے اور بیٹی کی ماں بھی ہیں۔

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خاوند کی وفات اور بیوگی کے بعد ان کی رفاقت کے لیے ہاتھ بڑھانے والوں میں مکّہ کے بہت سے اشراف شامل تھے لیکن خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں اس لیے ٹھکرا دیا کہ ان کی نگاہیں ان کی دولت کی چمک دمک سے خیرہ تھیں۔ لیکن آج نہ جانے وہ کیوں، وسیع منافع اور مال

و دولت سے بھرپور تجارت کے بعد لوٹ کر آنے والے امین کے متعلق سوچ رہی ہیں۔

مسئلہ یہ تھا کہ اس رشتہ کے بارے میں ان کی رائے معلوم کون کرے، ان کے پاس یہ پیش کش لے کر جانے والا ہو کون؟

قارئین عزیز!

اس مقصد کے لئے کوشش کا آغاز کرتے ہوئے انہوں نے اپنی سہیلی نُفیسہ کو محمد ﷺ کی رائے معلوم کرنے بھیجا...... چنانچہ ان کی سہیلی محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھتی ہیں:

"نکاح کرنے میں آپ ﷺ کو کون سا امر مانع ہے؟"

وہ جواب دیتے ہیں: "میرے پاس ہے کیا کہ میں نکاح کروں؟

نُفیسہ سمجھ جاتی ہیں کہ انہیں اپنی تنگدستی کی شکایت ہے۔ اب تو بات کرنا ان کے لئے مزید آسان ہو جاتا ہے۔ وہ فرماتی ہیں اگر آپ ﷺ کو فارغ البالی عطا کی جائے اور آپ ﷺ پر خوبصورتی، مال، شرافت اور حسب و نسب پیش کیا جائے تو آپ ﷺ قبول فرمالیں گے؟

امینِ مکّہ جان جاتے ہیں کہ معاملہ اتنا مشکل نہیں..... مگر وہ خاتون ہیں کون؟..... صاحبِ جمال بھی ہیں..... صاحبِ مال بھی اور صاحبِ شرف بھی۔

نفیسہ انہیں بتاتی ہیں کہ میری مراد خدیجہ بنتِ خویلد ہیں۔ آپ ﷺ رضامند ہوں تو وہ آپ ﷺ کی زوجیت کی سعادت حاصل کرنے کی خواہش مند ہیں۔

ہمارے پیارے رسول ﷺ اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی رائے معلوم ہونے پر خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت مسرور ہوتی ہیں۔ وہ جان جاتی ہیں کہ محمد ﷺ ان کے حسنِ ادب، عفّت اور طہارتِ فکر سے آگاہ ہیں۔ ان کو علم ہے کہ ان کی قوم نے انہیں سیّدہ طاہرہ کا لقب دے رکھا ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی خواہش ہے کہ محمد ﷺ کی طرف سے اس رائے سے اتفاق کے متعلق پختہ یقین ہو جائے تاکہ وہ مطمئن ہوں اور ان کا پسندیدہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

اللہ نے چاہا کہ محمد ﷺ کے گھر والے اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر والے..... رشتہ قبول کرلیں، اور ان کے چچا ابوطالب چند افراد کے ساتھ خدیجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جمع ہوں تاکہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنے بھتیجے کے نکاح کے لیے ان کے گھر والوں کی متفقہ رائے معلوم کرسکیں۔

جب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پتہ چلا کہ ان کے چچا نے حامی بھر لی ہے تو وہ بے حد خوش ہوئیں۔ ان کے گھر میں جانور ذبح کئے گئے اور لوگوں کو کھانا کھلایا گیا، اور رات جاگ کر گزاری گئی۔ ہر شخص خوش و خرم تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے مکّہ کی وادیوں اور پہاڑوں کا ذرّہ ذرّہ مسرّت سے لبریز ہے۔

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر ان کے زوجِ مکرم کیا آئے.....محبت، شفقت اور مودّت کے تمام رنگ اپنے اعلیٰ و ارفع معانی کے دامن میں لپٹے ہوئے اس گھر میں سمٹ آئے اور بلاشبہ وہ اسی کے مستحق تھے۔

محمد ﷺ نے دیکھا کہ ان کی زوجہ محترمہ انہیں خوشی اور آرام مہیّا کرنے کو ہر وقت مستعد رہتی ہیں۔ محبت اور پاسِ خاطر سے ان کی دلداری کرنے اور انہیں ضرورت کی ہر چیز پیش کرنے کو تیار رہتی ہیں۔ انہوں نے ان کے بچپن کے ابتدائی ایّام میں یتیمی سے وابستہ دُکھ درد کے تمام داغ مٹا دیئے تھے۔ وہ اپنی استطاعت کے مطابق ان کی معروف امانت وصدق کی حفاظت کی ہر ممکن کوشش

کرتیں۔

سات آسمانوں پر سے اللہ تعالیٰ کی خاص (مہربانی) نازل ہوئی اور ان کی حفاظت اور نگرانی کرتی رہی۔

حق کی جانب:

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے خاوند کے پاس حق کی تلاش کے لئے متجسس نگاہِ شوق دکھائی دیتی، انہیں ان کے چہرے میں گہرے تدبر و تفکّر کے آثار نمایاں نظر آتے۔ ان کی شخصیت میں کسی سچائی کے انتظار کی عظیم علامتیں نظر آتیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خاوند کے لئے دائرۂ کار اور میدانِ عمل کشادہ کر دیا، تا کہ وہ جیسا چاہیں غور و فکر کریں۔

انہیں یہ خبر بھی تھی کہ ایک نبی کا جلد ظہور ہونے والا ہے۔ محمد ﷺ کی زوجیت کا شرف پانے کی خواہش اللہ تعالیٰ نے پوری کی تو ان کی توقّع مزید مضبوط ہوگئی کہ ان کے زوجِ محترم ہی وہ نبی ہوں گے جن کا انتظار ہے۔ انہوں نے اپنے آپ سے عہد کیا کہ وہ ان کی حفاظت اور حمایت کریں گی۔ حق کی پہچان اور اس کے وصول کے لئے راہیں آسان کرنے کی کوشش کریں گی۔ چنانچہ

کاموں سے فراغت کے بعد ان کے زوجِ محترم گھر لوٹتے تو وہ بہت خوبصورت انداز میں ان کا استقبال کرتیں۔ انہیں خوش آمدید کہتیں......ان پر محبت، شفقت اور لطف وعنایت کے پھول نچھاور کرتیں۔ ان سے پوچھتیں:

"اے محمد ﷺ آپ کی طبیعت تو بخیریت ہے! وہ فرماتے......ہاں، "الحمد للہ" سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔"

ان کی خواہش تھی کہ نبوتِ منتظر کے متعلق ان کی نبی ﷺ کے بارے میں توقع پوری ہو جائے۔

بلاشبہ وہ ایک بہترین بیوی تھیں جو اپنی قوم کی بہتری کے لئے ایسے نبی کی منتظر تھیں جو ماسوا اللہ کی رحمت کے وسیع دامن میں لے جائے۔

محبت اور شفقت کے ان سچے جذبوں میں ہی زوجین پر ایک چھوٹے سے بچے کے تنفس کے آثار ظاہر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسے محترم اور عظیم زوج کی اولاد کی نعمت سے نواز رہے ہیں۔ یہ خیال خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خوشیوں کو دوبالا کر دیتا۔ حمل کے مہینے گزرے اور وہ اپنی نومولود بیٹی زینب کی ماں بن گئیں۔ چند سالوں میں ان کی خوشیوں میں تین بہنوں ......رقیہ، اُمِّ کلثوم،

فاطمہ اور دو بھائیوں قاسم اور عبداللہ کا بھی اضافہ ہو گیا۔ ان کی ولادت سے اس بابرکت خاندان کی مسرتوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ بچے بڑے ہو رہے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان پر شفقت کرتیں۔ ان کی دیکھ بھال کرتیں۔ ان کے ناز اٹھاتیں تاکہ بچوں کے دل خوشیوں اور مسرّتوں سے لبریز رہیں لیکن افسوس کہ زندگی کی حلاوت کا یہ عرصہ بہت مختصر رہا۔ خوشیوں کے یہ لمحات طویل نہ ہو سکے اور دونوں چھوٹے بھائی قاسم اور عبداللہ زندگی کو الوداع کہتے ہوئے اس بابرکت گھرانے سے جدا ہو گئے۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد غمگین ہوئیں۔ ان کے غم میں اضافے کا سبب یہ احساس بھی تھا کہ ان کے محبوب ان کی نسبت زیادہ غموں کا شکار ہیں۔ بچپن ہی میں والدین سے محرومی کے غم کے بعد اب اپنی اولاد کی جدائی کا غم بھی سہنا پڑ رہا ہے۔

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے خاوند کے حزن و ملال میں تخفیف سے راحت ہوتی اس لئے انہوں نے انہیں زید بن حارثہ نامی ایک غلام ہبہ کیا، وہ ان کی محبت بھری شفیق گود میں پرورش پانے لگا۔ اس نے ان کے بیٹے کی جگہ لے لی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ایک اور ننھے بچے کی نعمت سے

نوازا۔ جو زید کے ساتھ پرورش پانے لگا۔ یہ ننھا بچہ ان کے چچازاد بھائی علی بن ابی طالب تھے۔

انہیں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی ماں اور محمد ﷺ شفیق اور مہربان باپ کی صورت میں دکھائی دیتے۔ اب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محمد ﷺ سے نکاح کو کئی سال گزر گئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے خاوند کی تفکر و تدبّر کی عادت میں بدستور تعاون کر رہی تھیں۔ وہ ان کی ہمّت بندھاتیں.....حوصلہ افزائی کرتیں.....ان کے ننھے بچوں کی دیکھ بھال کرتیں۔

غارِ حرا میں ان کی غیر حاضری طویل ہو جاتی .....وہ ان سے سبب دریافت فرماتیں۔ جب وہ انہیں اپنے محسوسات، شعور و ادراک اور کسی غیر محسوس خوف سے آگاہ کرتے تو وہ انہیں خوش کرنے کی کوشش کرتیں۔ جب انہوں نے اپنے زوجِ محترم سے وہ باتیں سنیں جن کا تذکرہ ان سے ان کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل نے کیا تھا تو ان کا یقین مزید پختہ ہو گیا۔

جس نبوّت کا انتظار تھا، اس کی بشارتوں کے آثار نبی کریم ﷺ کے چہرے پر رُونما ہوئے تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ وہ اس عظیم امانت کی

وصول یابی کے لئے اپنے زوجِ محترم کی پہلے سے بھی زیادہ اہتمام سے حوصلہ افزائی کرنے لگیں۔

محمد ﷺ اپنی عمر کے چالیسویں سال اس عظیم شرف سے فیض یاب ہوئے۔ اس حقیقت کے ظہور کا وقت قریب آ گیا تھا۔ جس کی پوری کائنات منتظر تھی۔

دانشمند بیوی ایک نعمتِ عظمیٰ:

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زوجِ محترم محمد ﷺ مکّہ کے قریبی غار ''غارِ حرا '' میں حسبِ عادت غور وفکر میں مصروف تھے اور اپنے دل کے خلجان دور کرنے کی کوشش میں تھے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں، تنہا وہی خالقِ کائنات ہے، اس کے بندوں کو کسی گمراہی سے بچانے والے اور عذاب سے نجات دلانے والے کی ضرورت ہے۔ یہی وہ سچائی ہے جو آسمان سے جبریلؑ کی زبانِ مبارکہ پر رمضان المبارک کے مہینے میں یوں نازل ہوئی:

'' اے محمد ﷺ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ ''

یہ سن کر محمد ﷺ خوفزدہ ہوتے ہوئے غار سے گھر لوٹ آتے ہیں۔ خدیجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی منتظر ہیں، طویل غیر حاضری کے بعد واپسی پر اللہ کا شکر ادا کرتی ہیں اور ان سے ان کی گھبراہٹ اور خوف کے متعلق استفسار فرماتی ہیں۔ انہیں پتا چل گیا ہے کہ اس حقیقت کا ظہور ہو چکا ہے جس کی وہ عرصہ دراز سے منتظر تھیں۔ وہ انہیں احترام، بزرگی، بندگی اور تکریم و تعظیم کی نگاہوں سے دیکھتی ہیں اور ہونٹوں پر اطمینان بخش اور پر وثوق مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے فرماتی ہیں:

"اے ابنِ عم! خوش خبری قبول فرمایئے اور ثابت قدم رہیے۔"

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جان ہے مجھے یقین ہے کہ آپ ہی اس امّت کے نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے دل نے کہا: یہ کلام کس قدر شیریں ہے، جسے زوجہ محترمہ کی زبان سے سنتے ہی امت کے نبی ﷺ کا روٹھا ہوا سکون پلٹ آتا ہے اور ان کی روح میں راحت و مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

نیکی وہ جو فوراً ہو:

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے چچازاد ورقہ بن نوفل کے پاس حاضر ہو کر ان سے واقعہ بیان کرتی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

" اے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اگر آپ میری بات سچ مانیں تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ورقہ کی جان ہے، یہ ان کے پاس تو وہی عظیم ناموس آیا ہے جو موسیٰ علیہ السّلام کے پاس آیا تھا۔ بلاشبہ وہ اس امّت کے نبی ہیں۔ ان سے کہئے " ثابت قدم رہیں "۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زوجِ مکرم کے پاس تشریف لاتی ہیں اور انہیں اس نئی حقیقت سے آگاہ کرتی ہیں۔ انہیں پختہ یقین دلاتی ہیں کہ انہوں نے جسے دیکھا اور جس کی آواز سنی وہ اللہ کا فرشتہ تھا۔ جسے اس نے حق کے ساتھ لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا۔

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو ان کی تمام امور میں دانائے راز اور شریکِ راز تھیں۔ انہوں نے اپنے اس رفیق کے ہمراہ زندگی کے پورے 25 سال گزارے تھے۔ وہ بھلا ایمان وتصدیق میں دوسروں پر سبقت کیوں نہ لے جاتیں۔

ہاں اے عزیز قارئین!

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی وہ خوش قسمت ہستی ہیں جو سب سے پہلے اس راز سے آگاہ ہوئیں اور اپنے انتظار اور توقع کے مطابق ہونے والے اللہ کے

رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں۔ اب انہیں اپنے زوجِ محترم کی مزید قربت حاصل ہوگئی، انہوں نے اپنے .....ایمان اور یقین کا اعلان کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کے اس یقین کو پختہ کرنے میں مدد کی کہ ان کی نبوّت سراسر خیر ہی خیر ہے۔

اور تمام تعریفیں تو تنہا اللہ ہی کی ذات کے لئے ہیں۔

مجاھدہ پر سلام ھو:

جبریلؑ نازل ہو کر فرماتے ہیں:

" اے محمد ﷺ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سلام کہیے "۔

محمد ﷺ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے ہیں:

" اے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! یہ جبریلؑ ہیں، آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔ "

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جواب دیتی ہیں:

" اللہ تعالیٰ خود سلام ہے سلامتی کا سرچشمہ وہی ہے۔ جبریل پر بھی سلامتی ہو۔ "

جبریلؑ کی زبانِ مبارکہ پر یہ سلام اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس ہستی پر سلام تھا

جو سلامتی کی قدر و قیمت ...... رسولِ امن وسلام اور سلامتی کے معانی سے سب سے پہلے آشنا ہوئی۔ جو سب سے پہلے ایمان لا کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئیں۔

خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اللہ کے سلام بھیجنے کا مقصود یہی تھا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کی اپنے زوجِ مکرم کی مدد کے بغیر سلامتی کے پیغام کی اشاعت ناممکن ہے، سلامتی کے مفہوم سے عرصہ دراز سے بے گانہ اور نا آشنا لوگ جلد ہی ان کے خاوند اور ان کے پیغام کے دشمن ہو جائیں گے۔

نیز خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معلوم ہو جائے کہ ان کے زوجِ محترم کو جلد ہی بہت سی مصیبتوں اور تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اگرچہ لوگ محمد ﷺ کی امانت وصدق سے بخوبی واقف ہیں تاہم اپنی پوجا پاٹ گمراہی اور جاہلیت سے دست کشی کا تصور ہی ان کے لئے سوہانِ روح ثابت ہوگا۔ لہٰذا اے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! سلامتی کی دعوت میں آپ سب سے پہلے محمد ﷺ کا ساتھ دیجئے۔

عزیز قارئین!

وہ ایک بہترین مبلغہ تھیں۔ ایک بیوی اپنے خاوند کے لئے زیادہ سے زیادہ

جو چیز مہیا کر سکتی ہے وہ انہوں نے کی۔ نبوت سے قبل جستجوئے حق میں ان کی معاون رہیں۔ اس کے بعد انہیں تنہا نہیں چھوڑا۔ وہ ان کے احساسات اور شعور میں شریک ہوتی ہیں۔ ان کی پریشانی پر پریشان ہو جاتی ہیں۔ ان کی راہنمائی کرتی ہیں۔ ان کو درپیش مشکلات آسان کرتی ہیں۔ ان کے دل کو اطمینان بخشتی ہیں۔ ان کی خوشی پر خوشی محسوس کرتی ہیں اور ان کی نبوی تعلیم غور سے سنتی ہیں۔ حمد وثنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے جس نے انہیں رسولِ کریم ﷺ جیسے خاوند کی نعمت عطا کی۔ انہیں اپنے خاوند کا خیر خواہ بنایا اور وہ ایک ایسی بیوی ثابت ہوئیں جو بیک وقت انہیں بے مثال پیار دیتی رہیں۔ آخری حدودِ امکان تک ان کا پہلو بہ پہلو ساتھ دیتی رہیں۔ ہر طرح کا تعاون کرتی رہیں۔ ان کے بوجھ بانٹ لیتی رہیں۔ ان کی آنکھیں دیکھ رہی تھیں رسول اللہ ﷺ پر درپیش مسائل کا بوجھ زیادہ اور مراحل طویل ہو رہے ہیں۔

چنانچہ یہی وہ ہستی تھیں جنہوں نے اپنی ننھی بیٹیوں کے دلوں میں اسلام سے محبت کی شمع روشن کی اور زید اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دلوں میں بھی ...... جو انہی کی گود میں پرورش پا کر جوان ہوئے۔ انہیں دیکھ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ

مسکراتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرتے کہ اس نے ان کے گھر کو ایمانی نور کا منبع بنا دیا۔ نیز آپ ﷺ مسلمانوں کے لئے بھی یہی نعمت اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے۔

قربانی کے دس سال:

پھر مشرکین کی عداوت کھل کر سامنے آگئی، ان کی اذیّت رسانیوں کا سلسلہ اب رسول اللہ ﷺ کے گھر تک دراز ہو گیا ہے۔ یہ صورتِ حال محمد ﷺ کے لئے رنجیدگی کا باعث تو ہے لیکن خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کفار کی طرف سے لگائے جانے والے ان زخموں کے لئے شافی مرہم کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کے مصائب نبی کریم ﷺ کی نسبت زیادہ ہیں۔

ابولھب کی بیوی اُمِّ جمیل "حَمّالَةَ الْحَطَب" کی ایذا رسانی کا شکار نبی کریم ﷺ کے ساتھ وہ بھی رہیں۔ وہ نہ صرف یہ کہ ان مصائب کو خندہ پیشانی سے جھیلتی رہیں بلکہ اپنی بیٹیوں کو اپنے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دیتی رہیں اور آلِ ہاشم کے ساتھ شعب ابی طالب میں داخل ہو گئیں۔ ان کے زوجِ مکرم ان کے پیروکاروں اور رشتہ داروں کے لئے قریش کا محاصرہ دن بدن سخت

ہوتا جاتا ہے۔ اسی گھاٹی میں محاصرہ کے دوران وہ شدید بیمار ہوگئیں، مگر پھر بھی نبی کریم ﷺ کا حزن وملال دور کرکے انہیں ہلکا پھلکا کردیتی رہیں۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو کارنامہ سرانجام دیا وہ واقعی کس قدر قابلِ تکریم اور عظیم ہے۔

اپنے خاوند کے ساتھ گھر واپسی پر مرض کے آثار واضح ہوچکے ہیں۔ جسم سے نقاہت ظاہر ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھے رات بھر جاگ کر گزارتے ہیں اور ان کے دُکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ مگر موت طویل مہلت نہیں دیتی۔ دُکھ اور درد سے انہیں جلدی چھٹکارا ہوگیا۔ ان کی روح اپنے محبوب زوج کی آنکھوں کے سامنے قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔

ان کی بیٹیوں اور دونوں باایمان لڑکوں (زید اور علی) کی آنکھیں جن کے لئے ماؤں سے بھی زیادہ شفیق اور قابلِ تکریم تھیں، آنسوؤں کی جھڑیاں برسانے لگیں۔

اشکِ محبت:

رسول اللہ ﷺ کے بابرکت ہاتھوں نے اپنی پیاری بیوی کو سپردِ خاک کیا۔ قبر کی مٹی برابر کرتے ہوئے آنسوؤں کے دو موتی گرے اور مٹی میں مل گئے۔

ان آنسوؤں میں بیک وقت غم اور محبت کی داستان پوشیدہ تھی۔

آخر ایسی ہستی پہ کیوں نہ غم کیا جاتا...... جس نے ان سے ٹوٹ کر محبت کی۔ پورے 25 سال جن میں سے 10 سال تو بھرپور جدّ وجہد اور محنت کے سال تھے۔ ان پر محبت، مہربانی اور ہمدردی کے تمام سوتے بہا دیئے۔ ان کے حزن وملال کا ایک سبب ابو طالب کی وفات بھی تھی جو خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات سے پہلے ہوئی۔ اس لئے اس سال کو عام الحزن (غم کا سال) بھی کہا جاتا ہے۔

یہ نام دیئے جانے کا مستحق اس سال سے زیادہ اور کون سا سال ہوسکتا ہے؟

اس کے بعد اگر چہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اور بھی کئی بیویوں کی نعمت دی لیکن وہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی یاد بھول نہ پائے۔ ان کی وفا کا ذکر ہمیشہ ان کی زبان پر رہا۔ ان کی سہیلیوں کی ہمیشہ تکریم کرتے رہے۔ اپنی اور ان کی بیٹیوں میں آپ ﷺ کو انہی کی صورت نظر آتی۔

آپ ﷺ کا درجِ ذیل فرمان حقیقتِ حال کا کتنا بھرپور مظہر ہے:

" اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا بہترین بدل مجھے کبھی عطا نہیں ہوا۔ جب

لوگوں نے میرا انکار کیا......اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں۔ جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا......انہوں نے میری تصدیق کی۔ جب لوگوں نے مجھے محروم کیا......انہوں نے اپنا مال میرے قدموں میں ڈھیر کر دیا اور دوسری بیویوں کی بجائے صرف انہی سے اللہ نے مجھے اولاد کی نعمت عطا کی ''۔

سلام ہو بہترین بیوی اور مجاہدہ خواتین کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر۔

نکاح کو تیز

النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

نکاح میرا طریقہ ہے جو کوئی میرے طریقہ پر نہ چلے وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا

مریم خنساء رحمہا اللہ

ناشر

دار الکتب السلفیہ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور

Ph.: 0092-42-7237184, 7230271 Fax:7227981
P.O.BOX 1452 E-mail:alsalafiyyah@yahoo.com

مطبوعاتِ مشربہ علم و حکمت

غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم

طاؤس و رباب

اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار

نام اور القاب قرآن و سنت کی روشنی میں

تصویر ایک فتنہ

ٹی وی گھر میں کیوں؟

حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، تحمل غیرت

معمولی چیزوں کا لین دین

صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو

سحری، افطاری اور افطاریاں

بیمار کی نماز

صحافت اور اس کا اخلاقی اقدار

خوابوں کی دنیا

فطرانہ

رنگ اور رنگینیاں

123456789

مشربہ علم و حکمت

0321-4213089

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

مشربۂ علم و حکمت

0321-4609092